نبی کریم ﷺ شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے شعبان کے پورے دنوں میں آپ ﷺ روزے سے رہتے ایک اور روایت میں ہے: نبی ﷺ اس کے صرف چند دن کو چھوڑ کر تقریبا پورا مہینے ہی روزے رکھتے تھے

[صحیح] [متفق علیہ]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ماہ شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے مین روزے سے نہیں رہتے یقینا آپ ﷺ شعبان کا پورا مہینے روزے سے رہتے ایک اور روایت میں ہے: چند دنوں کو چھوڑ کر آپ پورا شعبان ہی روزے رکھتے یہ دوسری روایت، پہلی روایت کی تفسیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلے قول "سارا مہینہ" کی وضاحت ہے کہ سارا مہینے سے مراد مہینے کا بیش تر حصہ ہے ایک قول یہ ہے کہ کسی سال آپ ﷺ سارا مہینے روزے رکھتے اور کسی سال اس ماہ میں کچھ روزے رکھتے ایک قول یہ ہے کہ کسی سال اس ماہ کی ابتدا میں، کبھی اس کے آخر میں اور کبھی اس ماہ کے درمیانی دنوں میں روزے سے رہتے اور عموما اس ماہ کو بلا روزے نہ چھوڑتے البتہ کبھی کبھی کچھ دن چھوڑ بھی دیتے لہٰذا مناسب یہی ہے کہ انسان دیگر مہینوں کی بہ نسبت ماہ شعبان میں بکثرت روزوں کا اہتمام کرے؛ کیوں کہ نبی ﷺ اس ماہ میں روزوں کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے اس کی حکمت یہ ہے کہ رمضان المبارک کا یہ پیش رو مہینہ ہوتا ہے؛ ویسے ہی، جیسے جس طرح فرض کا پیش رو سنن رواتب ہوتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ شعبان میں بکثرت روزے رکھنے کو اس لیے خصوصیت دی گئی ہے کہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال آسمان دنیا پر چڑھائے جاتے ہیں، جیسا کہ سنت سے اس کی دلیل ملتی ہے

http://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6213